مورخہ 15دسمبر 2009ء

بمطابق 27ذوی الحجہ 1430ھ

محترم مکرم مولانا سلیم اللہ خان صاحب

رئیس جامع فاروقیہ

کراچی۔

محترم مولانا سلیم اللہ خان صاحب السلام علیکم!

شیخ الاسلام حضرت تقی عثمانی صاحب کا جواب ہمارے استفتاء کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

اگر آپ اس فتوے پر اپنی مہر اور دستخط فرمادیں تو ہمارے لئے یہ بھی کافی ہے۔اور اگر ہمارے سوال کے جواب میں مستقل فتوی تحریر فرمانا چاہیں تو سبحان اللہ!

خادم

ذاکر حسین

پتہ: A-132 بلاک S نارتھ ناظم آباد کراچی۔

فون نمبر:021-36631341

موبائل نمبر:0321-2491913

Email: zhussain09@hotmail.com

محترم ومکرم جناب مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب محترم مفتی صاحب!

ہمیں یہ یقین ہے کہ آپ جیسے اہل بصیرت حضرات مندرجہ ذیل دو چیزوں میں واضح فرق کو سمجھتے ہیں۔

نمبر ا۔ اختلاف قراءت کا وہ فن جو مسلمان اہل علم میں پڑھا پڑھایا جاتا ہے اور وہ فن قراءت کی کتابوں میں مدون اور محفوظ شکل میں موجود ہے۔

نمبر ۲۔ اختلاف قراءت کی بنیاد پر بیس ۲۰ قرآن کریم مستقل کے نسخے الگ الگ قاری حضرات کے نام سے شائع کئے جائیں اور عام لوگوں میں پھیلائے جائیں۔

ہمیں یقین ہے کہ آپ جیسے اہل علم حضرات نمبر ۲ میں بیان کردہ موقف میں غور وفکر کریں گے اور اس معاملے میں عوام کے تشویش میں مبتلا ہونے کے پیش نظر محتاط اور چوکنا ہونگے کیونکہ اہل حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے ماہنامہ ''رشد'' جے۔۹۹ ماڈل ٹاؤن لاہور کے جون ۲۰۰۹ء میں شائع ہونے والے اپنے جریدے کے توسط سے عوام تک یہ بات پہنچائی ہے کہ وہ مختلف قاری حضرات کے حوالے سے بیس ۲۰ الگ الگ مصحف شائع کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ ماہنامہ جون کا شمارہ صفحہ ۶۷۸ سے واضح ہے۔

اور ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ اس رسالے میں آپ کا مضمون شائع کر کے لوگوں کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ امت کی ۷۰ فیصد سے زیادہ حنفی اکثریت کے اہل علم ہمارے اس پروگرام میں ہمارے ساتھ ہیں۔ حالانکہ ہمیں امید ہے کہ آپ تمام مسائل میں ان کے ہمنوا نہیں ہیں۔ لہٰذا آپ بزرگان کرام سے ہماری یہ عاجزانہ التجا ہے کہ آپ اپنا نقطۂ نظر خواہ بیان کی صورت میں خواہ فتوے کے صورت میں اپنے ماہنامہ البلاغ اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے توسط سے واضح فرمادیں کہ عوامی سطح پر اختلاف قراءت کی بنیاد پر قرآن کریم کے مختلف الگ الگ نسخے شائع کرنا مثلاً ''ورش'' کی قراءت یا ''قالون'' کی قراءت میں' اس طریقے سے ۱۰ دس قرائے کرام کے بیس ۲۰ شاگردوں کے حوالے سے بیس اختلافی مصاحف شائع کرنا کیا مناسب ہے۔ کیونکہ اس سے عام مسلمانوں میں تشویش کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا آنجناب سے اس بارے میں شرعی رہنمائی مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی عظمت وحفاظت کے لئے اور دشمنان اسلام کی سازشوں سے محفوظ کرنے کے لئے آپ جیسے اکابرین اسلام کی محنتوں کو قبول فرمائیں۔

آمین!

العارض

آپ کی دعائیں خیر کے متمنی

ذاکر حسین

پتہ: A-132 بلاک 'S' نارتھ ناظم آباد، کراچی۔

فون نمبر: 021-36631341

موبائل نمبر: 0321-2491913

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

جواب سے قبل بطورِ تمہید یہ جاننا چاہئے کہ قرآنِ کریم کی قراءۃِ صحیحہ کو صحیح سمجھنا اور قبول کرنا امت پر واجب ہے اور اس کی شاعت کے فی نفسہ جواز میں بھی شرعاً کوئی کلام نہیں بشرطیکہ رسمِ عثمانی کے مطابق ہو، اور محققینِ علمِ قراءات کے نزدیک صحیح اور غیر صحیح قراءۃ کے معلوم کرنا کا ضابطہ یہ ہے کہ جس قراءت میں درجِ ذیل تین رکن ہوں وہ صحیح قراءت ہے:

۱.....وہ قراءت صرف ونحو کی کسی ایک وجہ کے مطابق ہو۔

۲.....عثمانی مصاحف کی رسم کے مطابق ہو۔

۳.....متصل اور صحیح سند کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔

عثمانی مصاحف کی رسم کے موافق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس قراءت میں قرآنی کلمات حذف وزیادت اور وصل وقطع وغیرہ کی پابندی کے ساتھ اُس رسم کے موافق ہوں جو تواتر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور جس کے مطابق حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ذریعے قرآنِ کریم جمع کروایا تھا، اور اسی پر حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہوا تھا۔ محققین کے نزدیک قرآنِ کریم کو اس رسم کے مطابق لکھنا واجب ہے اس میں تبدیلی کرنا جائز نہیں، اس پر امت کا اجماع ہے۔ (ماخذہٗ "المخط العثمانی فی الرسم القرانی" از حضرت قاری رحیم بخش صاحبؒ)

اس تمہید کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ درج بالا شرائط کے مطابق جو قراءت صحیح ہو اُس کا پڑھنا، پڑھانا اور شائع کرنا اگرچہ فی نفسہ جائز ہے مگر ایسی عمومی اشاعت جو ہر کس وناکس کی دسترس میں ہو صرف اُسی قراءت کی ہونی چاہئے جو اُس علاقہ میں رائج ہو، کسی ایک علاقہ میں اور بالخصوص پاکستان میں تمام قراءاتِ صحیحہ کی علیحدہ علیحدہ مصاحف کی صورت میں عام اشاعت درجِ ذیل مفاسد کے پیشِ نظر نقصان سے خالی نہیں:

۱.....علومِ دینیہ اور بالخصوص علمِ قراءات سے عام آدمی کی ناواقفیت کسی سے مخفی نہیں، ایسے میں اگر الگ الگ قراءتوں کے بیں مصاحف شائع کر کے عام آدمی کے ہاتھ میں دیدئے جائیں تو بہت اندیشہ ہے کہ انہیں قرآنِ کریم کی حقانیت میں شبہ ہونے لگے اور عقیدہ میں خلل آئے، کیونکہ ناواقف اور سادہ لوح مسلمان یا تو خود ہی قرآنِ کریم کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہو جائیں گے یا اسلام دشمن عناصر یہ کہہ کر اُن کے ایمان پر نقب لگائیں گے کہ تورات وغیرہ کی طرح تمہارے قرآن بھی کئی کئی ہیں، حالانکہ کسی علاقہ میں غیر رائج قراءتوں کو الگ الگ مصحف میں شائع کرنا زیادہ سے زیادہ مباح ہے، اور کسی مباح یا مستحب کام کی وجہ سے اگر اعتقادی یا عملی فتنہ کا اندیشہ ہو تو اُس کا ترک کرنا واجب ہے۔

۲.....رسمِ عثمانی کے مطابق ہونے کے باوجود عام آدمی کے لئے قراءتوں کے فرق کو سمجھنا دشوار ہے، مثلاً اہلِ مشرق فاء کے لئے ایک اور قاف کے لئے دو نقطے اوپر لگاتے ہیں، جبکہ اہلِ مغرب فاء کے نیچے اور قاف کے اوپر صرف ایک ایک نقطہ لگاتے ہیں،

(جاری ہے)

چنانچہ پاکستان میں رائج روایتِ حفص بقراءتِ امام عاصم کے مطابق سورۂ بقرہ کی درج ذیل آیت اس طرح لکھی جاتی ہے :

"الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ"۔

لیکن قراءتِ ورش میں یہی آیت اس طرح لکھی گئی ہے:

"الَّذِينَ يُومِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ"۔

اس میں "يـؤمنون" کے ہمزہ منفردہ ساکنہ، فاء اور قاف کے نقطوں اور "ينفقون" کے آخری نون کے ضبط میں فرق ہے، اسی طرح دیگر قراءتوں کے درمیان بھی کئی اعتبار سے فرق ہے جس کا ادراک کرنا اور ہر قراءت کو صحیح صحیح پڑھنا عام آدمی کے لئے ممکن نہیں، کیونکہ محض مصحف سے دیکھ کر صحیح تلفظ کی ادائیگی نہیں ہوسکتی بلکہ اس کے لئے کسی ماہر استاد سے سُن کر باقاعدہ مشق اور ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے، لہٰذا نتیجہ یہ ہوگا کہ قراءات کے پڑھنے میں فاش غلطیاں ہونے لگیں گی، اور بجائے فائدے کے نقصان ہوگا اور لوگ گناہ کا ارتکاب کریں گے۔

۳......اگر تمام قراءات کے علیحدہ علیحدہ مصاحف شائع کرکے ہرکس وناکس کے ہاتھ میں تھمادیئے جائیں تو یہ بھی اندیشہ ہے کہ پھر وہی بات دُہرائی جانے لگے جس کے سبب حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہٗ نے تمام مصاحف کو ایک رسم کے مطابق جمع کروایا تھا، اس لئے کہ جب حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہٗ کے دورِ خلافت میں آرمینیا اور آذربیجان کا جہاد پیش آیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہٗ نے قراءت کا اختلاف سُنا کہ ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ "حرفي الذي اقرء خير من حرفك"، یعنی میری قراءت تمہاری قراءت سے عمدہ ہے، جب حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہٗ نے یہ اختلاف سُنا تو ایک رسم کے مطابق قرآنِ کریم کو جمع فرمانے کا حکم دیا، لہٰذا اگر ہر قراءت کا علیحدہ علیحدہ مصحف شائع کرکے عام آدمی کے ہاتھ میں دیدیا گیا تو اندیشہ ہے کہ قراءتوں کا باہم تقابل ہونے لگے اور ایک قراءت کو بہتر اور دوسری کو کم تر کہا جانے لگے، اور دعوائے کمال، ریاء وتصنع اور تفاخر کے خدشات اس کے علاوہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ نے انہی خدشات کے پیشِ نظر امداد الفتاویٰ میں اس رائے کو واجبُ الاتباع قرار دیا ہے کہ:

"اگر کوئی لکھا پڑھا آدمی، حرف بھی اُس کا اچھا ہو تو اُس کو سبع پڑھائی جائیں، سُفہاء اور تنگ خیال لوگوں کو فقط تجوید پڑھائی جائے اور قراءت جاننے والوں کو چاہئے کہ ہرکس وناکس کو سوائے روایتِ حفص اور تجوید کے کچھ نہ پڑھایا کریں"۔ (امداد الفتاویٰ: ۱۹۴/۱)

بعض حضرات یہ استدلال کرتے ہیں کہ مختلف ملکوں میں مختلف قراءات الگ مصاحف کی صورت میں شائع کی گئی ہیں، لہٰذا ہمارے لئے بھی ایسا کرنا درست ہوگا، تو اس بارے میں یہ سمجھنا چاہئے کہ جن ممالک میں جو قراءتیں شائع کی گئی ہیں وہ وہاں رائج ہیں، اور لوگ وہی قراءت پڑھتے پڑھاتے ہیں، لہٰذا وہاں ان کی اشاعت سے کسی قسم کا خلفشار پیدا نہیں ہوا، جبکہ غیر رائج قراءات کی اشاعت تشویشِ ذہنی اور فتنہ کا باعث ہے، اس لئے کسی ایک جگہ بہت سی غیر رائج قراءتوں کی اشاعت کو اُن پر قیاس کرنا درست نہیں۔

(جاری ہے)

خلاصہ یہ کہ مذکورہ بالا مقاصد کے پیشِ نظر کسی ایک علاقہ میں تمام قراءات کے الگ الگ مستقل مصاحف کی عمومی اشاعت سے اجتناب کرنا ضروری ہے، اور تعلیم وتعلّم کی ضرورت کے لئے وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو آج تک ہمارے دیار میں رائج ہے کہ دوسری قراءات کے لئے کتابیں شائع کردی جائیں جن میں اُن کے اصول وفرشؔ ذکر کرنے کے بعد بالترتیب تمام سورتوں کے صرف اختلافی مواقع بیان کردیئے جائیں، اور باقاعدہ مصحف کی شکل میں اشاعت صرف رائج قراءت کی ہی کی جائے۔

وفی النشر فی القراء ات العشر لابن الجزریؒ (۹/۱)

کلُّ قراء ة وافقت العربیة ولو بوجه ووافقت احد المصاحف العثمانیة ولو احتمالاً و صح سندها فهی القراء ة الصحیحة التی لایجوز ردّها ولایحل انکارها، بل هی من الاحرف السبعة التی نزل بها القران ووجب علی الناس قبولها۔ (ارکان القراء ة الصحیحة)

وفی تاریخ القران وغرائب رسمه وحکمه (ص:۱۱۱)

فخلاصة ما تقدم ان الواجب علینا اتباع رسم المصحف العثمانی وتقلید ائمة القراءات خصوصا علماء الرسم منهم والرجوع الی دواوینهم العظام کالمقنع لابی عمرو الدانی العقیلة للشاطبی، فان ائمة القراء ات المتقدمین قد حصروا مرسوم القران الکریم کلمةً کلمةً علی هیئة ما کتبهُ الصحابة فی المصاحف العثمانیة ونقلوا ذلک بالسند المتصل عن الثقات العدول الذین شاهدوا تلک المصاحف۔

وفی جواهر الفقه للمفتی محمد شفیع العثمانیؒ (۱۰۶/۱)

اجمع المسلمون قاطبة علی وجوب اتباع رسم مصاحف عثمان ومنع مخالفته (ثم قال) قال العلّامة ابن عاشر ووجه وجوبه ما تقدم من اجماع الصحابةؓ علیه وهم زهاء اثنی عشر الفاً والاجماع حجة حسبما تقرر فی اصول الفقه۔ ....

واللہ سبحانہٗ اعلم

(محمود الحسن)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹-۱۱-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۴-۱۲-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف عفی اللہ عنہ
۱۲/۱ ۱۴۳۰ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۳۵/۱۲۱۱
مورخہ ۱/۱۲/۱۴۳۰ھ

مفتی

مفتی

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد یوسف افشانی
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی
۱۸.۱.۱۴۳۱ھ

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء